بغیر یہ کائنات نامکمل ہے۔"

فادر رفائیل نے اپنے لیکچر میں علامہ محمد اقبال کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اُنہوں نے اجتہاد کے عمل کو دوبارہ شروع کیا۔

سیمینار کے عام شرکاء کو جب اپنے تاثرات کے اظہار کا موقع دیا گیا تو اُنہوں نے سیمینار کی افادیت سے اتفاق کیا۔ ایک خاتون نے "دوسرے مذاہب اور مختلف کلیسیاؤں کے آپس میں اچھے روابط قائم کرنے اور اُنہیں فروغ" دینے کو انتہائی ضروری امر قرار دیا۔ اُنہوں نے مزید کہا کہ "بجائے اس کے کہ اس بات کا رونا رویا جائے کہ ہم اقلیت ہیں، کمزور ہیں، ہمیں متحد ہو کر موجودہ تمام تر وسائل کو بروئے کار لا کر انجیل کی منادی کو موثر طریقے سے پیش کرنا ہے۔"

گوجرانوالہ تھیالوجیکل سیمینری کے ایک طالب علم نے کہا کہ "پاک و ہند میں مسیحیت کو ڈیڑھ سو سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے، مگر ہمارا المیہ یہ ہے کہ پاک و ہند بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص ہم اپنے لیے اپنی ثقافت میں الٰہیات کی ترویج نہیں کر سکے۔ ہم آج تک لوئس برک ہاف، کارل بارتھ اور کلیون کی الٰہیات یا پھر ہم نے درآمد شدہ الٰہیات پر انحصار کیا ہے جو ہمارے لیے بے معنی ہے، کیوں کہ وہ [تیار کرنے والوں] کے اپنے سیاق و سباق سے تعلق رکھتی ہے۔ گو ہمارے پاس عالم لوگوں کے نام موجود ہیں، مگر ابھی تک [ان میں سے] کوئی اپنے سیاق و سباق کے ساتھ Systematic Theology نہیں کر سکا۔"

سینٹ تھامس کالج کراچی کے ایک طالب علم نے کہا کہ "ہم نے مسلم اکثریتی معاشرے میں رہتے ہوئے ڈائیلاگ کی الٰہیات کی ضرورت و اہمیت کو سمجھا ہے۔ گو ہم مسلم معاشرے میں رہتے ہوئے اس سے الگ نہیں رہ سکتے۔ ہمیں اپنے دل و دماغ کھولنے اور ان [مسلمانوں] تک بھی خوشخبری کا دائرہ پھیلانے کی ضرورت ہے۔" (سہ ماہی "المشیر"، راولپنڈی - ۱۹۹۶ء)

جے - سالک کی نوبل انعام کے لیے نامزدگی

[وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے اپنی کابینہ کے ایک رکن جناب جے - سالک کی تعریف و توصیف اور اُنہیں نوبل پرائز کے لیے نامزد کرنے پر مسیحی جریدے "شاداب" نے حسبِ ذیل تبصرہ کیا ہے۔]

"وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے امن، جمہوریت، انسانیت کی خدمت اور اقلیتوں کے لیے گراں قدر خدمات کے صلے میں وفاقی وزیر بہبود آبادی جولیس سالک المعروف جے - سالک کو

۱۹۹۶ء کے لیے نوبل پرائز دینے کی سفارش کی ہے۔ اس سے قبل وفاقی کابینہ متفقہ طور پر یہ سفارش کر چکی ہے۔ منتخب وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے نوبل پیس پرائز کمیٹی کے چیئرمین کو اپنے خصوصی خط میں لکھا ہے کہ اس سال نوبل پرائز حاصل کرنے کے لیے جے۔ سالک سے بہتر کوئی شخص اس انعام کا مستحق نہیں۔ انہوں نے جے۔ سالک کی انسانیت، جمہوریت، امن اور دنیا بھر کی اقلیتوں کے لیے ان کی گراں قدر خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ انسانی حقوق کے کاز کے لیے ان کی خدمات قابل قدر ہیں اور وہ پاکستانیوں اور قوم کا ضمیر بن چکے ہیں۔" محترمہ بے نظیر گ نے جے۔ سالک کی جمہوریت، امن اور اقلیتوں کے حقوق کے لیے جدوجہد کو جن شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے نوبل امن انعام کی سفارش کی ہے، یہ بذات خود پاکستانی قوم، اقلیتوں بالخصوص مسیحیوں کے لیے ایک قابل صد افتخار اور تاریخ ساز فیصلہ ہے جسے دنیا بھر کے روشن خیال حلقوں میں سراہا گیا ہے۔ اب خدانخواستہ جے۔ سالک کو کسی وجہ سے یہ نوبل پرائز نہ بھی ملے تو بھی وطن عزیز میں منتخب حکومت کی طرف سے انہیں اس انعام کا مستحق قرار دے کر گویا یہ انعام انہیں دے دیا گیا ہے۔ لہٰذا عوامی حکومت کو چاہیے کہ اب جبکہ وہ خود جے۔ سالک کی خدمات کا اعتراف کر چکی ہیں لہٰذا انہیں پاکستان کی طرف سے اعلیٰ ترین سول ایوارڈ پیش کیا جانا چاہیے۔ جس کے وہ بہرحال مستحق اور لائق ہیں۔" (پندرہ روزہ شاداب، لاہور - ۱۵ اپریل ۱۹۹۶ء)

اندرونِ سندھ کے مسیحیوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

"کرسچن ویلفیئر ایسوسی ایشن" کے سربراہ جناب صادق جوزف نے کہا ہے کہ اقلیتوں کے منتخب نمائندے سندھ اور بالخصوص اندرونِ سندھ کی اقلیتی آبادی کو مسلسل نظر انداز کیے ہوئے ہیں۔ چاروں [مسیحی] اقلیتی نمائندوں کا تعلق پنجاب سے ہے اور وہ اپنے علاقوں میں ترقیاتی فنڈ خرچ کر رہے ہیں۔ اندرونِ سندھ کی اقلیتی برادری نے جو پروگرام پیش کیے، اقلیتی نمائندوں نے ان پر توجہ نہیں دی۔ دو برس پہلے وفاقی وزیر جناب جے۔ سالک نے لاڑکانہ کے اپنے دورے میں وعدہ کیا تھا کہ ایک کمیونٹی ہال تعمیر کیا جائے گا، مگر اس وعدے کو عملی شکل اختیار کرنا نصیب نہ ہو سکا۔ (روزنامہ "ڈان" کراچی - ۲۳ اپریل ۱۹۹۶ء)

پادری ڈاکٹر کے۔ ایل۔ ناصر فوت ہو گئے۔

پاکستان کے مشہور مسیحی فاضل پادری ڈاکٹر کے۔ ایل۔ ناصر (کندن لعل ناصر) ۷۸ سال کی عمر میں طویل علالت کے بعد ۷ مئی ۱۹۹۶ء کو گوجرانوالہ میں فوت ہو گئے۔ مسیحی برادری کے داخلی الٰہیاتی